مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۸ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح ۱۰ بجے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ بفضل خدا حضور کی طبیعت بالکل اچھی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ سیدہ ام طاہر احمد بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اپنے ۲۷ جولائی کے خط میں تحریر فرماتے ہیں:۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو کل شام کے وقت زیادہ سے زیادہ ٹمپریچر ۹۸٫۹ تھا۔ آج صبح ساڑھے دس بجے ۹۷٫۸ ہے۔ علم طبیعت اچھی ہے۔ کل بارش کی وجہ سے سیر کے لئے نہیں جا سکے۔

قادیان ۲۸ وفا۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے۔ الحمد للہ

کل بابو محمد عزیز الدین صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر محلہ دار الرحمت نے اپنے لڑکے محمد الدین صاحب کے ولیمہ کی دعوت دی

جلد ۳۱ | ۲۹ ماہ وفا ۱۳۲۲ ہش | ۲۶ رجب ۱۳۶۲ھ | ۲۹ جولائی ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۷۶

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۶ رجب ۱۳۶۲ھ

روم پر بمباری کے خلاف پوپ کی صدائے احتجاج

اسلام کے متعلق قلم اٹھانے والے یوروپین مصنفین نے اسلامی جنگوں پر بے تحاشا اعتراضات کئے ہیں۔ اور یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعوذ باللہ بے رحم اور ظالم انسان تھے۔ اور آپ کے پیروؤں میں وحشت اور درندگی کے سوا کوئی صفت نہ پائی جاتی تھی۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اور بیشمار مصلحتوں کے علاوہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنگوں میں شریک ہونے کی ایک بہت بڑی مصلحت یہ بھی تھی۔ کہ دنیا کے لئے جنگ و جدال اور کشت و خون کے میدان میں بھی جس میں داخل ہونا بعض حالات میں ناگزیر ہو جاتا ہے۔ ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کیا جائے کہ تہذیب و اخلاق کے لحاظ سے اس سے بڑھ کر کوئی مثال نہ مل سکے۔

اس مصلحت کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں جنگیں پیش نہ آتیں۔ اور آپ ان میں شرکت نہ فرماتے۔ تو دنیا میں عظیم الشان انقلابات پیدا کر دینے والی جنگوں کے متعلق بھی دنیا میں وہ مکمل اور مفصل ضابطہ نہ پایا جاتا۔ جس کی بنیاد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل اور تعلیم پر ہے۔ اور جس کی دنیا آج اس سے بھی زیادہ محتاج ہے۔ جس قدر ابتدائے اسلام میں تھی۔

اس ضابطہ میں سے اس وقت صرف ایک بات پیش کی جاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جنگ کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مستقل ہدایات دے رکھی تھیں۔ اور جن پر نہایت سختی سے عمل کرایا جاتا تھا۔ اور خلاف ورزی کرنے والے سے سخت باز پرس کی جاتی تھی۔ ان میں یہ حکم تھا۔ کہ پھل دار درختوں کو نہ کاٹا جائے۔ عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور مذہبی آدمیوں کو قتل نہ کیا جائے۔ جو ہتھیار ڈال دے۔ اُسے کچھ نہ کہا جائے۔ اور عبادت گاہوں کو نہ گرایا جائے۔

ان امور کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جس قدر ضروری خیال فرماتے تھے۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ آپ نے کبھی کسی موقعہ پر کسی غلام، لونڈی، عورت، خادم اور جانور کو اپنے ہاتھ سے قتل نہ کیا۔

اب ایک طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اسوہ اور تعلیم کو رکھا جائے۔ اور دوسری طرف موجودہ زمانہ کی جنگوں کو دیکھا جائے۔ تو بلا توقف کہنا پڑتا ہے۔ کہ دنیا اور پھر یوروپین دنیا جو اپنے آپ کو تہذیب و اخلاق کے انتہائی درجہ پر سمجھتی ہے۔ عملی طور پر نہایت شرمناک اور ادنیٰ حالت میں گری ہوئی ہے۔

کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ جنگ کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو ضابطہ اوپر کی سطور میں پیش کیا گیا۔ اور جس کی اہمیت اور ضرورت سے کوئی عقل و سمجھ رکھنے والا انسان انکار نہیں کر سکتا۔ اس کی کسی ایک شق کو بھی موجودہ جنگ کے کسی ایک محاذ پر مدنظر رکھا گیا ہے۔ قطعاً نہیں۔ پھر غور فرمایئے۔ وحشت اور بربریت کی جنگیں کہلانے کی مستحق کونسی جنگیں ہیں۔ اور باتوں کو چھوڑیئے۔ موجودہ جنگ میں عبادت گاہوں کا جو حشر ہوا ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ حال ہی میں حکومت برطانیہ کے وزیر محکمہ پرواز نے ہوس آف کامنز میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے۔ کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے جرمن ہوائی جہازوں کی بمباری سے برطانیہ کے ۱۳۸۹۵ گرجا گھروں۔ خانقاہوں اور دوسری عبادت گاہوں کو نقصان پہنچ چکا ہے۔

جرمن ہوائی جہازوں کی اندھا دھند گولہ باری نے جہاں بے کس عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو موت کے گھاٹ اتارنے سے دریغ نہ کیا۔ وہاں عبادت گاہوں کی تعظیم و تکریم کی بھی پرواہ نہ کی۔ مگر کسی غیر جانبدار حلقہ کی طرف سے اس کے خلاف آواز نہ اٹھائی گئی۔ حتیٰ کہ عیسائیت کے سب سے بڑے نمائندے پوپ صاحب بھی بالکل خاموش رہے۔ لیکن اب جبکہ اتحادیوں کی طرف سے اٹلی کے شہر روم پر بمباری کی گئی ہے۔ تو پوپ صاحب بھی چونکے ہیں چنانچہ انہوں نے روم پر بمباری کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ بلا لحاظ قومیت یہ جگہ مقدس تصور کی جاتی ہے۔ اس کی تقدیس کا احترام کیا جانا چاہیئے۔

اسی سلسلہ میں پوپ صاحب لکھتے ہیں:۔

"اس بڑے شہر (روم) کے لاٹ پادری کی حیثیت سے ہم نے اسی بات کی انتہائی کوشش کی۔ کہ روم کے مقدس شہر کی ہوائی بمباری سے حفاظت کی جائے۔ کیونکہ یہ ایک آزاد سٹیٹ ہے۔ جس میں کیتھولک دنیا کی انمول چیزیں رکھی ہوئی ہیں۔ ہم نے کئی بار عیسائی تمدن کے نام پر اپیل کی۔ کہ اس شہر کو بمباری سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ اور ہمارا خیال تھا۔ کہ لڑنے والے فریقین ہماری غیر جانب داری کا احترام کریں گے لیکن افسوس ہے۔ کہ حقیقت اس کے برعکس ہوئی۔ روم میں قیمتی سامان کا نقصان ہو چکا ہے اور اگر یہ سلسلہ جاری رہا۔ تو روم شہر کی مقدس عمارتیں جو ساری کیتھولک دنیا کے لئے احترام کے قابل ہیں۔ تباہ ہو جائیں گی"

ہمیں پوپ صاحب اور ساری کیتھولک دنیا سے اس معاملہ میں پوری پوری ہمدردی ہے۔ اور ہم ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ جنگ خواہ کسی رنگ کی ہو۔ اس میں ہر مذہب و ملت کی عبادت گاہوں اور مقدس اور قابلِ احترام مقامات کی پوری پوری حفاظت کی جائے۔ اور یہی اسلام کی تعلیم ہے۔ جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ البتہ یہ کہنے سے نہیں رُک سکتے۔ کہ پوپ صاحب نے

پوپ نے اس موقعہ پر بھی خود غرضی سے کام لیا ہے۔ وہ صرف روم شہر کی مقدس عمارتوں اور کیتھولک دنیا کی عبادت گاہوں وغیرہ کی حفاظت چاہتے ہیں۔ حالانکہ انہیں چاہیئے تھا۔ کہ ہر شہر اور ہر مذہب و ملت کی عبادت گاہوں اور مقدس عمارتوں کی حفاظت کی نگہداشت کی طرف جنگ کرنے والی قوموں کو توجہ دلائے۔ اور اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف اسی طرح صدائے احتجاج بلند کرے۔ جس طرح روم پر بمباری کے خلاف انہوں نے کیا ہے اگر پوپ صاحب ایسا کرتے تو ممکن ہے۔ روم پر گولہ باری کی ضرورت ہی پیش نہ آتی لیکن اب جبکہ دشمن برطانیہ کے ۴ ہزار کے قریب گرجوں اور دوسری عبادت گاہوں کو نقصان پہنچا چکا ہے۔ تو روم پر گولہ باری کے خلاف آواز اٹھانا بے معنی ہے۔

ایک احمدی مبلغ کو شرمناک ظلم وستم کا تختۂ مشق بنایا گیا

معلوم ہوا ہے۔ کہ ۲۶ جولائی کو صبح سات بجے جب مولوی غلام احمد صاحب ارشد مبلغ جماعت احمدیہ موضع جانگہ متصل علی وال تحصیل بٹالہ سے قادیان آرہے تھے۔ تو گاؤں کے بعض لوگوں نے انکو پکڑ لیا۔ اور ایک مکان میں بند کرکے سخت زدوکوب کیا۔ ان کے ہاتھ پشت کی طرف انہی کی پگڑی سے باندھ کر تمام گاؤں میں پھرایا۔ پھر گاؤں سے باہر لے جاکر کماد کے ایک کھیت میں انہیں پیٹا گیا۔ اور سخت تکالیف پہنچائی گئیں۔ دھوپ میں کھڑا رکھا۔ اور اٹھک بیٹھک کراتے رہے۔ ان کا ایک روپیہ چھین لیا۔ اور اس طرح تین چار گھنٹے انہیں شرمناک ظلم وستم کا تختۂ مشق بنائے رکھا۔ حتیٰ کہ وہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

اس گاؤں میں صرف دو احمدی ہیں ایک کو تو ان شریروں نے مولوی صاحب کے ساتھ ساتھ ہی رکھا۔ مگر دوسرا بچ کر بھاگ گیا۔ اور چھ سات میل کے فاصلہ پر موضع لودی ننگل پہنچکر وہاں کے احمدیوں کو اطلاع دی۔ جنہوں نے تھانہ فتح گڑھ چوڑیاں میں جاکر رپورٹ لکھوائی۔ اور اس طرح شام کے قریب جب پولیس موقعہ پر پہنچی۔ تو مولوی صاحب خستہ حال بیہوش پڑے تھے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

بھامبڑی میں احمدیوں پر حملہ کے خلاف قرارداد

پالم پور میں مقیم معزز احمدی احباب پر مشتمل میٹنگ خاص میں معاملہ موضع بھامبڑی کے متعلق ۲۰ جولائی کو باتفاق رائے جملہ حاضرین جلسہ یہ قرار پایا۔ کہ الفضل کے ذریعہ صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور اور صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور کی توجہ خاص طور پر اس واقعہ کی طرف منعطف کرائی جائے۔ کہ ایسے ناخوشگوار واقعات سے ضلع بھر کے امن عامہ میں سخت خلل واقعہ ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے فوری اور قرار واقعی انتظام فرمایا جائے۔ تاکہ جماعت احمدیہ کی بے چینی دور ہو۔ اور آئندہ کے لئے ایسے واقعات کا انسداد ہوسکے۔ عبد المجید خان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ریٹائرڈ۔ لال کوٹھی پالم پور

جناب شیخ بشیر احمد صاحب کیلئے درخواست دعا

جناب شیخ صاحب تا حال بیمار ہیں۔ اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب کرام اپنی خاص اوقات کی دعاؤں میں ان کی صحت و عافیت کے لئے ضرور دعا کرتے رہیں۔ تا آنکہ جناب شیخ صاحب کی صحت یابی کی خوشخبری سن لیں۔

نظارت دعوة و تبلیغ کی ضروری اطلاع

جب تک نظارت دعوت و تبلیغ کا ایڈریس رجسٹر نہ ہو۔ احباب تار میں پورا پتہ لکھا کریں۔ یعنی صرف تبلیغ لکھنا کافی نہیں۔ ناظر تبلیغ لکھا کریں۔ (ناظر دعوة و تبلیغ)

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق اعلان

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ امسال بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کی شرح حسب دستور سابق ہر شخص کی ایک ماہ کی آمد پر پندرہ فی صدی ہی رہے گی۔ لیکن جو جماعتیں قبل ازیں اسی معیار کے مطابق پورا چندہ ادا نہ کرتی رہی ہوں۔ ان کو اجازت ہوگی۔ کہ گزشتہ سال یعنی ۴۲ء-۴۳ء کے وصول شدہ چندہ کی نسبت کم از کم دس پندرہ فی صدی اضافہ کرکے چندہ داخل کریں۔ تو وہ اپنے بعض افراد سے بے شک دس فی صدی کے حساب سے چندہ جلسہ سالانہ وصول کرلیں۔ لہذا یہ اعلان تمام عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کا وعدہ فارم چندہ جلسہ سالانہ جلد سے جلد مقررہ شرح کے مطابق بناکر ارسال کریں بعض جماعتوں کی طرف سے مذکورہ بالا فارم دس فیصدی کے حساب سے پر ہوکر آئے ہیں۔ جو کہ درست نہیں۔ اس کی طرف فوری توجہ کی جائے۔ اور اضافہ کرکے مرکز میں جلد اطلاع دی جائے۔ ناظر بیت المال

اخبار احمدیہ

تعمیر مسجد کے لئے چندہ جماعت احمدیہ سندر گڑھ ضلع امرتسر کو مسجد کے لئے جماعتہائے احمدیہ اضلاع شیخوپورہ۔ جالندھر۔ لاہور۔ سیالکوٹ اور تحصیل اجنالہ کی جماعتوں سے چندہ فراہم کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ ناظر بیت المال قادیان

تقرر امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بابو قاسم الدین صاحب کو ۳۰ اپریل ۴۴ء تک مقامی جماعتوں کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔ ناظر اعلیٰ قادیان

درخواست ہائے دعا (۱) شیخ نعمت اللہ صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر ایس ڈی او بیاس بہت بیمار ہیں (۲) ملک محمد صدیق صاحب مراد نگر ضلع میرٹھ بعارضہ ملیریا بیمار ہیں۔ نیز ان کی محکمانہ ترقی کا سوال درپیش ہے۔ (۳) اہلیہ صاحبہ حافظ مبین الحق صاحب امرتسر عرصہ سے بیمار ہیں (۴) والدہ صاحبہ سید عبد القادر صاحب احمدی نئی دہلی بعض خطرناک امراض میں مبتلا ہیں (۵) محمد یاسین صاحب لدھیانہ میں بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ (۶) اہلیہ صاحبہ شیخ محمد خورشید صاحب پٹواری امرتسر زنانہ ہسپتال میں بیمار ہیں۔ (۷) جلال الدین صاحب گلے کی تکلیف سے بیمار ہیں (۸) سیٹھ محمد الدین صاحب بنگہ وجع المفاصل سے بیمار ہیں۔ (۹) بابو ظفر الحسن صاحب بیلانی کی لڑکی بعارضہ اسہال بیمار ہے (۱۰) جمیل احمد صاحب پسر مولوی شریف احمد صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ اڑھائی ماہ سے بیمار اور کمزور ہے۔ (۱۱) ظہور احمد صاحب برادر محمد اکبر صاحب بھا کا بھٹیاں میدان جنگ میں ہیں۔ اور عرصہ سے ان کی اطلاع نہیں (۱۲) گل محمد صاحب ڈیرہ غازیخان بعض مشکلات میں ہیں (۱۳) عبد المالک خان صاحب سابق سب انسپکٹر پولیس پر مخالفین کی طرف سے دو مقدمے دائر تھے۔ ایک میں بفضل خدا بری ہوگئے ہیں۔ دوسرے مقدمے کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔ احباب سب کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کریں۔

خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ کا تبلیغی اجتماع خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ کے زیر اہتمام ۲۴، ۲۵ جولائی کو زیر صدارت میر محمد بخش صاحب بی۔ اے، ایل ایل۔ بی وکیل امیر جماعت گوجرانوالہ ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں دونوں دن مہاشہ محمد عمر صاحب اور مولوی عبد المالک خان صاحب نے مختلف مواضع پر مؤثر تقاریر کیں۔ اور ۲۵ جولائی کو ایک احمدی کے مکان پر بعض معزز غیر احمدی احباب کو جمع کیا گیا۔ ایک غیر احمدی مولوی صاحب بھی تشریف فرما تھے۔ مولوی عبد المالک خان صاحب نے عمدہ پیرایہ میں تبلیغ کی۔ محمد اکرم ملک قائد مجلس خدام الاحمدیہ

دانتوں کی صفائی کے متعلق احکام اسلام

جسم کی صفائی میں سب سے ضروری دانتوں کی صفائی کا اہتمام ہے۔ کیونکہ بہت سی بیماریاں دانتوں کی گندگی سے پیدا ہوتی ہیں۔ جو لوگ کچھ کھا پی کر اپنے دانت صاف نہیں کرتے ان کے دانتوں میں مختلف بیماریوں کے خطرناک جرم پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور نہ صرف یہ کہ دانت قبل از وقت گر جاتے ہیں۔ قسم قسم کی بیماریاں حتیٰ کہ ضعف بصارت خرابی دماغ اور فساد خون کے مہلک امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ اور پھر انسان نہ دنیا کا کام کر سکتا ہے۔ اور نہ دین کا۔ یوں بھی گندے دانتوں والا خواہ کتنا بڑا عالم و فاضل یا لائق اور قابل ہو۔ خواہ کیسے ہی عمدہ لباس سے ملبوس ہو۔ گفتگو کے وقت جب اس کے میلے یا پان کے استعمال سے سیاہ دانت اپنا مکروہ منظر پیش کرتے ہیں۔ تو دیکھنے والے کو سخت کراہت آتی ہے۔ اور بسا اوقات اس کے مونہہ سے ایسی بدبو آتی ہے۔ کہ پاس پھٹکنے کو جی نہیں چاہتا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

ہمارے سید و مولیٰ نے دانتوں کی صفائی کے متعلق بہت کثرت سے مختلف رنگوں میں وضاحت کے ساتھ تاکید فرمائی ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں السواک مطھرۃ للفم مرضاۃ للرب کہ مسواک سے مونہہ پاک صاف رہتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی رضا و خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ نیز فرمایا اربعٌ من سنن المرسلین الحیاء (ویروی الختان) والتعطر والسواک والنکاح (مشکوٰۃ صفحہ ۴۴) کہ چار کام انبیاء کی سنت میں سے ہیں حیا (یا ختنہ) خوشبو لگانا مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا لولا ان اشق علیٰ امتی لامرتھم بتاخیر العشاء و بالسواک عند کل صلوٰۃ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۴) کہ اگر میں مشکل نہ سمجھتا۔ اس امر کو اور اپنی امت کے لئے ایک مشقت خیال نہ کرتا۔ تو میں نماز عشاء کو دیر سے پڑھنے اور ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دے دیتا۔

حضور علیہ السلام کا اپنا اسوۂ حسنہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یوں بیان فرماتی ہیں۔ "میں سوتے وقت مسواک اور پانی حضور کے سرہانے رکھتی۔ اور مسواک کو صفائی کی غرض سے دھو دیا کرتی تھیں۔ نماز عشاء پڑھ کر حضور مسواک کر کے فوراً سو رہتے (سیرت عائشہ صفحہ ۶۵)

نیز فرماتی ہیں کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یرقد من لیل ولا نھار فیستیقظ الا یتسوک قبل ان یتوضا (مشکوٰۃ صفحہ ۴۴) کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کبھی رات کو یا دن کو سو کر اٹھتے تو ہمیشہ وضو سے پہلے مسواک کرتے۔

حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ما جاءنی جبریل قط الا امرنی بالصلوٰۃ الخ کہ جب بھی جبریل علیہ السلام میرے پاس آتے مجھے نماز کے ساتھ مسواک کی تاکید فرماتے یہاں تک کہ مجھے جبریل کی کثرت وصیت کے سبب مسواک کی کثرت مداومت کی وجہ سے خوف ہو گیا۔ کہ میرے مسوڑے ہی نہ چھل جائیں مسواک کی فضیلت بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تفضل الصلوٰۃ التی یستاک لھا علی الصلوٰۃ التی لا یستاک لھا سبعین ضعفاً کہ وہ نماز جو مسواک کر کے ادا کی جائے۔ ایسی نماز سے جو مسواک کے بغیر ادا کی جائے ستر گنے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسواک اس قدر مرغوب تھی۔ کہ نزع کے وقت بھی آپ نے مسواک طلب فرمائی۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ آخری وقت حضرت عائشہ بیٹھی تھیں۔ آپ ان سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ اتنے میں حضرت عائشہ رضؓ کے بھائی عبدالرحمٰن مسواک لئے اندر آئے۔ آپ نے مسواک کی طرف دیکھا۔ سمجھ گئیں کہ مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ ان سے مسواک لے کر اپنے دانت سے نرم کر کے آپ کو دی۔ آپ نے صحیح و تندرست آدمی کی طرح مسواک کیا۔" (سیرت عائشہ صفحہ ۱۲۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی نہایت عمدہ پیرایہ میں وضاحت کے ساتھ دانتوں کی صفائی کے متعلق تاکید فرمائی ہے۔ حضور علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

"شریعت اسلام نے جو نہایت درجے پر ان صفائیوں کا تقید کیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرمایا والرجز فاھجر یعنی ہر ایک پلیدی سے جدا رہ . . . . جو شخص جسمانی پاکیزگی کی رعایت کو بالکل چھوڑ دیتا ہے۔ وہ رفتہ رفتہ وحشیانہ حالت میں گر کر روحانی پاکیزگی سے بھی بے نصیب رہ جاتا ہے۔ مثلاً چند روز دانتوں کا خلال کرنا چھوڑ دو۔ جو ایک ادنےٰ صفائی کے درجہ پر ہے۔ تو وہ فضلات جو دانتوں میں پھنسے رہیں گے۔ ان میں سے مردار کی بو آئے گی۔ آخر دانت خراب ہو جائیں گے۔ اور ان کا زہریلا اثر معدہ پر گر کر معدہ بھی فاسد ہو جائے گا۔ خود غور کر کے دیکھو۔ کہ جب دانتوں کے اندر کسی بوٹی کا رگ و ریشہ یا کوئی جز پھنسا رہ جاتا ہے۔ اور اسی وقت خلال کے ساتھ نکالا نہیں جاتا۔ تو ایک رات بھی اگر رہ جائے۔ تو سخت بدبو اس میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ایسی بدبو اس میں آتی ہے جیسا کہ چوہا مرا ہوا ہوتا ہے . . . . ہمارے ہی تجارب ہمیں بتلا رہے ہیں۔ کہ ہمیں جیسا کہ روحانی پاکیزگی کی روحانی صحت کے لئے ضرورت ہے۔ ایسا ہی ہمیں جسمانی صحت کے لئے جسمانی پاکیزگی کی ضرورت ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ہماری جسمانی پاکیزگی کو ہماری روحانی پاکیزگی میں بہت کچھ دخل ہے۔ کیونکہ جب ہم جسمانی پاکیزگی کو چھوڑ کر اس کے بد نتائج خطرناک بیماریوں کو بھگتنے لگتے ہیں۔ تو اس وقت ہمارے دینی فرائض میں بھی بہت حرج ہونے لگتا ہے۔ اور ہم بیمار ہو کر ایسے نکمے ہو جاتے ہیں۔ کہ کوئی خدمت دین بجا نہیں لا سکتے۔ اور چند روز دکھ اٹھا کر دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں۔" (ایام الصلح طبع اول صفحہ ۹۵)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے مشہور لیکچر "مذہب و سائنس" میں مسواک کرنے کی حکمت کے موضوع پر نہایت وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں

"آخر میں میں ایک بات بیان کرتا ہوں۔ جو ہے تو بہت موٹی۔ مگر اس کا ثبوت بھی قرآن مجید اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال سے ملتا ہے۔ اور وہ مسواک کا حکم ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام مسواک کے متعلق حکم اتنی دفعہ لے کر آئے۔ کہ مجھے فرض کا شبہ ہوا۔ پھر حضور نے فرمایا۔ کہ اگر مجھے اس بات کا ڈر نہ ہوتا۔ کہ یہ امر میری امت کے لئے بوجھل ہو گا۔ تو میں مسواک کو فرض قرار دیتا۔

پھر مسواک اور مونہہ کی صفائی کی اہمیت اس سے بھی واضح ہو جاتی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نزع کے وقت بھی مسواک مانگی اور کی۔ آج تعلیم یافتہ نوجوان مسواک پر ہنسی اڑاتے۔ اور اس سے تمسخر کرتے ہیں۔ مگر حال ہی کی تحقیقاتوں نے دانت اور مسوڑوں کی خرابی کا انسانی صحت پر عظیم الشان اثر بخوبی واضح کر دیا ہے۔ مسوڑوں کی پیپ (پائیوریا) کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ بہت مزمن امراض (مثلاً جوڑوں کا درد۔ معدہ کا زخم۔ انتڑیوں کا پھوڑا۔ اپینڈے سائٹس کمی خون۔ پھنسی وغیرہ) کا یہی بڑا سبب ہے امریکہ میں ایک کمیشن جنون کے متعلق تحقیقات کے لئے بٹھایا گیا تھا۔ انہوں نے کئی ایک مجانین کے جسموں کا معائینہ کر کے یہ نتیجہ نکالا کہ اسی ۸۰ فی صدی میں جنون کا باعث مسوڑوں کی خرابی تھی۔ جن سے زہر سرائت کر کے لوزتین (ٹانسلز) میں پہونچا۔ جہاں سے وہ عروق جاذبہ کے راستے دماغ میں منتقل ہوا اور جنون پیدا ہو گیا۔ کانفرنس مذاہب کے موقعہ پر جب میں لنڈن میں تھا۔ تو میں نے اپنے دانتوں اور حلق کا معائینہ وہاں کے ایک سپیشلسٹ ڈاکٹر ٹامس سے کروایا۔ تو انہوں نے مجھے برش کرنے کا یہ طریق بتایا۔ کہ دانتوں کو برش کرتے وقت ہاتھ کی حرکت اوپر نیچے ہو۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی یہی فرمان ہے۔ کہ مسواک کرتے وقت اوپر سے نیچے کی طرف حرکت دو۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مسوڑوں کا آخری حصہ نرم ہوتا ہے۔ اور اس کے نیچے جرم چھپا رہتا ہے۔ جہاں وہ تعفن پیدا کرتا ہے۔ اور زہر

خون میں ملتا رہتا ہے۔ (معمولی اگر دانتوں کی سطح پر برش یا مسواک مل دی جائے تو اس سے پوری طرح صفائی نہیں ہو سکتی۔ پس چاہیئے۔ کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق جس کی تائید اب نئے علوم کی روشنی میں بھی ہوئی ہے مسواک یا برش کرتے وقت دانتوں کے درمیانی وقفہ اور مسوڑھوں اور دانت کی درمیانی جگہ میں سے اوپر نیچے حرکت کرکے مواد کو بخوبی نکالا جائے۔ تاکہ غلاظت وغیرہ نکال کر جراثیم کو چھپنے کا موقع نہ ملے)

(ریویو آف ریلیجنز جنوری ۱۹۳۰ء)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم، آپ کے بروز کامل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور امام ہمام امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مسواک کے متعلق واضح ارشادات معلوم کرنے کے بعد کوئی مومن مسواک کے بارے میں تساہل برتنا پسند نہیں کر سکتا۔ صحابہؓ پر تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ اور حضورؐ کے ارشادات کا اتنا اثر تھا۔ کہ ایک صحابی کہتے ہیں۔ کہ ہم مسواک کو اپنے کانوں میں قلموں کی طرح لئے رہتے تھے۔

مسواک کی اہمیت جتلاتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لقد اکثرت علیکم فی السّواک۔ کہ میں مسواک کے بارے میں تمہیں بہت کچھ کہہ چکا ہوں۔" یہ مختصر سا جملہ ہی ایک مومن کے لئے کافی ہے۔ جس طرح اسلام کے دیگر مفید اور بابرکت احکام سے مسلمان عموماً تغافل سے کام لیتے ہیں۔ مسواک کرنے کی اچھی عادت بھی علی العموم اُن سے چھن چکی ہے۔ ہمیں اپنے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد "احیائے دین و قیام شریعت" کے پیش نظر اس بارے میں بھی اسلامی تعلیم کا نمونہ بننا چاہیئے۔ اور چاہیئے۔ کہ صحابہ کرام کی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل پیرا ہو کر دینی و دنیوی سعادت حاصل کریں۔

خاکسار:۔ مبارک احمد خان ایمن آبادی

نفع مند کام پر روپیہ لگانے والوں کے لئے نہایت عمدہ موقع

جو دوست اپنا روپیہ نفع مند کام پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائداد کی کفالت پر لیا جائیگا۔ جو ہر طرح سے انشاء اللہ محفوظ رہیگا اور نفع لائیگا ۔ ناظر بیت المال

"پیغام صلح" اور "شیر پنجاب"

حضرت باباناتکؒ نے جہاں آنے والے اوتار اور پورے گرو کے بارہ میں اپنے مقدس کلام میں علم الٰہی سے بہت سی پیشگوئیاں بیان فرمائی ہیں۔ اور اس کے ظاہر ہونے کے مقام پرگنہ بٹالہ کا پتہ دیا ہے۔ اور اس کے کاموں پر روشنی ڈالی ہے۔ وہاں ایک یہ پیشگوئی بھی فرمائی ہے۔ کہ اس پورے گورو کی جماعت میں اختلاف پیدا ہوگا جس کے نتیجہ میں وہ دو حصوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ جو اس جماعت سے الگ ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ خود اپنی مشیت کے ماتحت ان کو الگ کر دے گا۔ جیسا کہ آپ کا ارشاد ہے:۔

تُٹ تسن سیتی نانکا + جو توڑے آپ دیال

یعنی وہی لوگ الگ ہوں گے۔ جن کو خدا خود اس جماعت سے الگ کر دے گا۔ اس سلسلہ میں آپ نے یہ بھی بیان فرمایا۔ کہ مرکز سے الگ ہونے والے لوگ اس پورے گورو کے حقیقی فرمانبرداروں کی مخالفت کرنا اپنا اولین فرض قرار دے لیں گے۔ فرماتے ہیں:۔

"گورمکھ پیارے سکھ جو سچے گورو کے پیارے ہیں اون کو بھی نندن گے"

(جنم ساکھی)

احمدیت کی تاریخ اس پر شاہد ہے۔ کہ جب سے پیغام صلح سے تعلق رکھنے والے لوگ مرکز احمدیت سے الگ ہوئے ہیں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ جب بھی کسی مخالف نے احمدیت کے خلاف ریشہ دوانیاں کیں۔ یا مخالفت کے لئے کھڑا ہوا۔ ان لوگوں نے اس کی ہر طرح مدد کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس لخت جگر پر ان لوگوں نے حملے کئے جس کے حق میں خدا کے پیارے مسیح نے دعائیں کیں اور اپنے خدا سے مخاطب ہو کر کہا:۔

لختِ جگر ہے میرا ۔ محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت ۔ کر دُور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے ۔ پُرنور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اب میں ایک تازہ مثال پیش کرتا ہوں۔ الفضل نے ایک مضمون "بے جا تعریف اور غلط مدح سرائی" کے عنوان سے شائع کیا۔ اس سلسلہ میں شیر پنجاب لاہور نے بعض مضامین شائع کئے۔ اور بابا نانک صاحب کو نبی ثابت کرنا چاہا۔ پیغام صلح اس موقعہ کو ہاتھ سے کیسے جانے دیتا۔ باوجود اس کے وہ اس مسئلہ میں ہمارے ساتھ متفق تھا۔ اور حضرت بابا نانک صاحب کو نبی تسلیم نہیں کرتا۔ لیکن پھر بھی شیر پنجاب کی تائید میں ایک مضمون اپنی ۳۰ جون کی اشاعت میں "اخبار شیر پنجاب کا ایک معقول اعتراض" کے عنوان سے شائع کیا۔ جس میں مندرجہ ذیل اعتراض کو نقل کیا۔

"یہ ایک معمہ جو دنیا کی سمجھ میں اب تک نہیں آیا۔ کہ جہاں خود ان کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ ختم نبوت سے مراد رسولوں۔ نبیوں اور پیغمبروں کا خاتمہ نہیں۔ بلکہ نبوت کی مہر ہے۔ وہ حضرت کے ارشاد کی اب تک اشاعت کرتے رہے ہیں۔ کہ اے لوگو یہ کہو کہ محمد خاتم النبیین ہیں۔ اور یہ مت کہو۔ کہ محمد کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ لیکن مرزا صاحب کے سوا دوسروں کو نبی ماننے سے انکار کرتے ہیں"

نبوت کے متعلق ہماری جماعت کا کیا مسلک ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ پیغام صلح کو بھی یہ بات معمہ نظر آئی۔ چنانچہ اُس نے لکھا کہ:۔

"اگر ان کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ تو پھر انہیں بابا نانکؒ کی نبوت ماننے میں کیا انکار ہے۔ جہاں ایک نبی کو مانا ہے۔ وہاں دوسرے کے ماننے سے اصولی لحاظ سے کونسا فرق پڑ جائے گا۔ اگر وہ نہیں مانتے۔ تو .... اخبار شیر پنجاب کا اعتراض بالکل معقول ہے"

حالانکہ حضرت بابا نانک صاحب کو ہم نبی تسلیم نہیں کرتے۔ اور اس کی بہت سی وجوہ ہیں (۱) اول یہ کہ باباجی نبی نہ تھے۔ اور نہ اُن کو دعوئے نبوت تھا۔ چنانچہ ان کا دعوئے نبوت سے انکار سکھ کتب سے ثابت ہے۔ (۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو زمرہ اولیاء میں شامل کیا ہے نہ کہ زمرہ انبیاء میں (۳) حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے۔ کہ آنیوالے مسیح اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں چنانچہ فرمایا لیس بینی وبینہ نبی وانہ نازل۔ اگر ہم حضرت نبی کریمؐ کے اس فرمان کی موجودگی میں حضرت بابا نانکؒ یا اور کسی بزرگ کو نبی تسلیم کرلیں۔ تو اس صورت میں حضور کے فرمان کی تکذیب لازم آئے گی۔ نیز اس حدیث نے آنے والے مسیح کی نبوت کا بھی فیصلہ فرما دیا ہے۔ (۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ ذیل ارشاد بھی کسی اور کو نبی ثابت نہیں کرتا۔

"جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔ اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا تاکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پوری ہو جاتی۔ کیونکہ اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں۔ وہ بھی اسی قدر مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پا لیتے۔ تو وہ نبی کہلانے کے مستحق بن جاتے۔ تو اس صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

عباد اللہ گیانی

اعلان برائے ملازمت
دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لئے امیدواروں کی ضرورت ہے۔ جو امیدوار حسب ذیل شرائط پوری کرتے ہوں۔ وہ ذیل کا فارم پُر کرکے درخواست معہ تمام نقول سرٹیفکیٹ وغیرہ مصدقہ ۳۱ ماہ وفا ۱۳۲۲ ہش مطابق ۳۱ جولائی ۱۹۴۳ء تک بنام قاضی عبدالرحمٰن صاحب پرسنل اسسٹنٹ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیج دیں۔ اور نوٹ غور سے مطالعہ کریں

خاکسار غلام محمد اختر سکرٹری تحقیقاتی کمشن

فارم درخواست امیدواری

۱۔ نام و ولدیت درخواست کنندہ
۲۔ تاریخ بیعت
۳۔ تاریخ پیدائش

۴ ۔ خاندانی خدمات سلسلہ
۵ ۔ امتحان جو پاس کئے ہیں معہ سندات ۔
۶ ۔ خلاصہ سندات و سفارشات ۔
۷ ۔ صحت
۸ ۔ کوئی اور قابل ذکر امر ۔

شرائط :۔ (۱) احمدی ہونا لازمی ہے ۔ (۲) عمر ۱۸ تا ۳۰ سال ہو ۔ (۳) مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی خدماتِ سلسلہ کے متعلق تصدیق کرائی جائے ۔ (۴) میٹرک پاس یا اس کے اوپر ۔ مولوی فاضل یا جامعہ احمدیہ یا اس سے اوپر تک تعلیم لازمی ہے ۔ (۵) مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کا ہونا لازمی ہے ، اسکے علاوہ سلسلہ احمدیہ کی خاص ہستیوں کی سفارشی چٹھیاں بھی لگائی جا سکتی ہیں ۔ (۶) صحت کے متعلق ڈاکٹر یا حکیم ورنہ جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے سرٹیفکیٹ لگایا جا سکتا ہے ۔ (۷) شرط ۲-۱ کے علاوہ کوئی اور سرٹیفکیٹ وغیرہ لگائے جا سکتے ہیں ۔

نوٹ :۔ تمام وہ درخواستیں جو کسی امیدوار نے کسی دفتری ملازمت کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے کسی دفتر میں بھیجی ہوں ۔ وہ اس اعلان کے ذریعہ منسوخ قرار دی جاتی ہیں اور ہر امیدوار کو اب نئی درخواست مندرجہ بالا فارم پر شرائط کے مطابق کرنی ہوگی ۔ خواہ وہ امیدوار صدر انجمن احمدیہ کی عارضی بورڈ (یعنی ناظر امور عامہ و ناظر بیت المال) کے منظور شدہ ہی ہوں ۔

(۲) اسامیاں فی الحال عارضی ہوں گی ۔ اور ۲۰-۱-۲۵ کے گریڈ میں ابتدائی تنخواہ بیس روپیہ اور اس کے علاوہ چھ روپیہ ماہوار قحط الاؤنس ہوگا ۔ اور آئندہ مستقل اسامیاں پُر کرتے وقت تجربہ کار عارضی ملازمین کو ترجیح دی جائے گی ۔

(۳) جن امیدواروں کی درخواستیں کمیشن منظور کریگا ۔ اُن درخواست کنندوں کو تاریخ انتخاب سے اطلاع کر دی جائے گی ۔

(۴) کمیشن کے کسی ممبر کو سفارش کے ذریعہ سے زیر اثر لانے کی سعی کرنا امیدوار کی کامیابی میں منافی ہوگا ۔

آخری اطلاع

ہم متواتر احباب کی خدمت میں اطلاع دے رہے ہیں کہ ۱۰ اگست کو الفضل کے وی ۔ پی ارسال کر دئے جائینگے اور کہ احباب کو چاہیئے کہ اس تاریخ تک چندہ ارسال کر دیں یا وی ۔ پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں ۔

اُمید ہے ۔ ان واضح اعلانات کے بعد کوئی دوست وی ۔ پی واپس کرکے دفتر کو نقصان پہنچانے کا موجب نہ بنیں گے ۔

فوری ضرورت ہے

سندھ اسٹیٹس کے لئے چند منیجروں کی جو دفتری اور زمیندارہ کام سے بخوبی واقف ہوں ۔ زراعتی گریجویٹوں کو ترجیح دی جائے گی ۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی ۔ پراویڈنٹ فنڈ اور جنگ الاؤنس بھی دیا جائے گا ۔ درخواستیں امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان کی سفارش سے مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں :۔

سپرنٹنڈنٹ ایم ۔ این سنڈیکیٹ
قادیان

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تجربہ فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں ان کو شروع سے ہی دوائی

"فضلِ الٰہی"

دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے ۔

قیمت مکمل کورس پندرہ روپے

مناسب ہوگا کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں دیجائیں جن کا نام

"ہمدرد نسواں"

ہے تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

فوجی محکموں کیلئے

کلرکوں کی

ضرورت ہے ۔

آج ہی داخل ہو جائیے

ان مضامین میں مفت ٹریننگ حاصل کیجئے :۔

(۱) ٹائپ کرنا (ٹائپ رائٹنگ) (Type-writing)
(۲) خلاصہ نویسی (پریسے رائٹنگ) (Precis-writing)
(۳) دفتری و سرکاری خط و کتابت (Official Correspondence)
(۴) حساب کتاب رکھنا ۔ (Simple Accountancy)

ٹریننگ کی مدت چار مہینے تک ہے ۔ اُمیدوار کو فوجی ملازم کی حیثیت سے بھرتی کیا جاتا ہے ۔ داخلے کے لئے ضروری ہے ۔ کہ اُمیدوار برطانوی ہند یا کسی ہندوستانی ریاست کا باشندہ ہو ۔ عمر ۱۷ سال سے ۱۲ سال کے درمیان ہو ۔ صحت جسمانی مقررہ معیار کے مطابق ہو ۔ اور میٹرک تک تعلیم حاصل کی ہو ۔ میٹرک پاس امیدواروں کو ترجیح دیجاتی ہے ۔

اچھی تنخواہ اور مزید ترقی کے مواقع

ٹریننگ کے دوران میں ۴۳ ۔ ۴۲ روپے ماہوار تنخواہ دی جاتی ہے ۔ اور خوراک ۔ رہائش ۔ حجامت اور دھلائی مفت یا ان کے عوض ۱۰ ۔ ۱۹ روپے ماہوار دیئے جاتے ہیں ۔ ٹریننگ کے بعد محنتی اور ہنرمند اشخاص کو ترقی اور تنخواہ میں معقول اضافے حاصل کرنے کے عمدہ مواقع ہیں ۔ ابتدائی تنخواہ ۶۵ روپے ماہوار دی جاتی ہے ۔ جو ۱۶۰ روپے ماہوار تک بڑھ سکتی ہے ۔ تنخواہ کے علاوہ خوراک ۔ جائے رہائش ۔ لباس اور علاج معالجہ مفت ہوتا ہے ۔ بہت سی دوسری رعائتیں بھی دی جاتی ہیں ۔ اس کے علاوہ خصوصی الاؤنس بھی دیئے جاتے ہیں ۔ جیسے کہ حسن کارکردگی کی تنخواہ (گڈ سروس پے) سمندر پار خدمت انجام دینے کی صورت میں وطن سے دُوری کا الاؤنس اور (اگر حق ہو تو) بھتہ ۔

ٹریننگ حسب ذیل تربیت گاہوں میں دی جائے گی ۔ گورنمنٹ ہائی سکول امرتسر ۔ گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج دھرمسالہ ۔ گورنمنٹ ہائی سکول جالندھر ۔ سنٹرل ماڈل سکول لاہور ۔ وائی ۔ ایم سی ۔ اے ۔ کمرشل کلاسس لاہور ۔ گورنمنٹ ہائی سکول ملتان ۔ گورنمنٹ ہائی سکول سیالکوٹ ۔

درخواست فوراً دیجئے آپ کو اپنے سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کے ذریعہ یا براہ راست اپنے ضلع کے ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب مدارس کے پاس یا ٹریننگ سنٹر کے ہیڈ ماسٹر صاحب کے پاس درخواست بھیجنی چاہیئے ۔ جو موزوں امیدواروں کے داخلے کا انتظام کریں گے ۔ اور ٹریننگ سنٹر تک پہنچنے کے لئے سفر کی سہولتیں بہم پہنچائیں گے ۔

حکومتِ ہند (محکمہ لیبر) کی ٹیکنیکل ٹریننگ اسکیم

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نیو یارک ۲۶ جولائی۔ "نیو یارک ٹائمز" کے نامہ نگار نے روم سے جو تار بھیجے ہیں۔ ان میں اس خدشہ کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ مسولینی کا سیکرٹری فاسسٹ پارٹی اور تمام کیبنٹ کی جنہیں گھروں میں نظر بند رکھا گیا ہے سلامتی خطرے میں ہے۔ ٹیلیفون کا سلسلہ کٹ جانے سے پہلے جو اطلاعات موصول ہوئی تھیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں روم سے باہر کسی مقام پر بھیجا گیا۔ اور اس مقام کو جانے والے تمام راستوں پر فوجی پہرے لگا دیئے گئے۔ اٹلی کے بہت سے حصوں میں مظاہرے ہوئے۔ لوگوں نے فاسسٹ حکومت کا خاتمہ منایا۔ روم کی ایک اطلاع ہے کہ نازک صورت حالات اتوار کی صبح کو ڈیفنس منسٹروں کے ایک اجلاس میں پیدا ہوئی۔ جبکہ ان تجاویز کا خاکہ پیش کیا گیا۔ جو ہٹلر نے حال ہی کی میٹنگ میں مسولینی کے سامنے رکھی تھیں۔ ان تجاویز میں اطالویوں سے اتنی بھاری قربانیوں کا مطالبہ کیا گیا۔ کہ وزیر جنگ۔ بحری و ہوائی نے ساری کیبنٹ کے مشورے کے بعد ان پر عمل درآمد کی ذمہ داری لینے سے انکار کر دیا۔ موخرالذکر تمام معاملہ بادشاہ اٹلی کے سامنے رکھنے کا فیصلہ کیا۔ بادشاہ نے ان تجاویز کو ماننے سے صاف انکار کر دیا۔

سٹاک ہالم ۲۶ جولائی۔ یہاں یہ خبر زور سے پھیلی ہوئی ہے۔ کہ مسولینی کو گرفتار کر لیا گیا جبکہ وہ اٹلی سے جرمنی کی طرف بھاگنے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ اُسے فوجی افسروں نے گرفتار کیا۔

نیو یارک ۲۶ جولائی۔ "نیو یارک ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم برن لکھتا ہے کہ تار اور ٹیلیفون کا سلسلہ کٹ جانے سے تھوڑی دیر پہلے میلان سے اس امر کی رپورٹ موصول ہوئی تھی۔ کہ گذشتہ رات وہاں سخت خون خرابہ ہوا۔ جبکہ جرمنوں نے ہوائی جہاز گرانیوالی توپوں کے ذریعہ ایک ہجوم پر گولہ باری کی۔

لنڈن ۲۶ جولائی۔ سسلی کے متعلق اطالوی اعلانات پر آج فیسسٹ ہائی کمان کی بجائے سپریم کمان کے دستخط ہیں۔ شمالی افریقہ کے اتحادی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ سسلی میں تمام محاذوں پر ہمارا دباؤ جاری ہے۔

لنڈن ۲۶ جولائی۔ روم ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ مسولینی کے فیسسٹ والنٹیر اطالوی فوج میں شامل کر لئے گئے ہیں۔

نیو یارک ۲۶ جولائی۔ نیو یارک ریڈیو نے مسولینی کے استعفےٰ کی خبر کے متعلق ایک براڈ کاسٹ میں اعلان کیا۔ کہ اگر مارشل بڈوگلیو۔ ہٹلر اور ٹوجو بھی مستعفی ہو جائیں۔ تو اتحادی اس وقت تک جنگ بند نہ کریں گے۔ جب تک کہ فیسیزم کے نام پر لڑنیوالا ایک بھی اطالوی۔ جرمن یا جاپانی موجود ہے۔

لنڈن ۲۶ جولائی۔ روم ریڈیو نے نئے وزیر اعظم مارشل بڈوگلیو کا مندرجہ ذیل اعلان براڈ کاسٹ کیا۔ شاہ اٹلی کے حکم کی تعمیل میں میں نے مکمل اختیارات کے ساتھ ملک کی فوجی گورنمنٹ ہاتھ میں لے لی ہے۔ جنگ جاری رہے گی۔ ان صوبوں میں جن پر حملہ کیا گیا۔ اٹلی پر بھاری ضرب لگی ہے۔ اس کے کئی شہر ہلا دیئے گئے ہیں۔ جن سے اُسے بھاری نقصان پہنچا ہے۔ مگر اٹلی اپنے وعدے پر قائم ہے۔ وہ اپنی قدیم روایات کی حفاظت کریگا اپنے بادشاہ کے تئیں وفاداری کا اظہار کرنے کے لئے اختلافات ختم کر دو۔ جو شخص ملک کے انتظام میں گڑبڑ پیدا کرے گا۔ اس کے ساتھ بے رحمانہ سلوک کیا جائے گا۔

ڈیٹرائٹ ۲۷ جولائی۔ امریکہ کے وائس پریذیڈنٹ مسٹر والس نے مسولینی کے استعفےٰ دینے کی خبر پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا کہ یہ بات اب یقینی ہو گئی ہے کہ جہاں تک اٹلی کا تعلق ہے یہ جنگ لمبی نہیں ہوگی۔

لاہور ۲۶ جولائی۔ سونا۔ ۰۔ ۰۔ ۷۱ روپے

چاندی ۰۔ ۰۔ ۱۰۵ روپے پونڈ ۰۔ ۸۔ ۷۹ "

امرتسر ۲۶ جولائی۔ سونا ۰۔ ۴۔ ۷۳ روپے

چاندی ۰۔ ۰۔ ۱۰۵ روپے پونڈ ۰۔ ۸۔ ۷۹ روپے

پورٹ ایلزبتھ ۲۶ جولائی۔ یہاں کی سٹی کونسل کے انتخاب میں مسٹر ایم۔ این ڈیسائی ۱۳۶ ووٹوں کے مقابلہ میں ۵۷۵ ووٹوں سے کامیاب ہوئے تین دوسرے یوروپین امیدواروں کو سو سے بھی کم ووٹ ملے۔ مسٹر ڈیسائی کو جو غیر یوروپین ٹریڈ یونین کونسل کے سکرٹری اور ہندوستانیوں کے قومی بلاک کے لیڈر ہیں۔ بہت سے یوروپینوں نے بھی ووٹ دیئے۔

لنڈن ۲۷ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمنی نے انٹرنیشنل ریڈ کراس کمیٹی کی درخواست منظور کر لی ہے کہ ریڈ کراس کے پارسلوں میں سکھ جنگی قیدیوں کے لئے کرپانیں بھی جائیں۔ سکھوں نے یہ رائے خود ہی دی تھی۔

لاہور ۲۶ جولائی۔ کل شام کے وقت پروفیسر شیو دیال صاحب جی ایم۔ اے کا انتقال ہو گیا۔ آپ گذشتہ دو ماہ سے بیمار تھے۔ آپ نے نصف لاکھ روپیہ آریہ سماج کو دیا ہے۔

بمبئی ۲۶ جولائی۔ مسٹر جناح کے سکرٹری نے اخباری نامہ نگاروں کو بتایا کہ حملہ آور کا نام محمد رشید ہے۔ وہ خاکسار ہے۔ اور لاہور سے آیا ہے۔

نئی دہلی ۲۶ جولائی۔ مرکزی اسمبلی کا موسم برسات کا اجلاس شروع ہو گیا۔ ایک سوال کے جواب میں مسٹر تردیدی نے بتایا کہ اسمبلی کے پچھلے اجلاس کے بعد سے آج تک دشمن نے مشرقی شہروں پر دس حملے کئے۔ اٹھ جاپانی طیارے گرائے گئے۔ اپریل مئی۔ اور جون میں جو فضائی حملے ہوئے ان میں ۱۱۰ اشخاص ہلاک و مجروح ہوئے۔ ان میں سے ۷۲ زخمی ہیں۔

مدراس ۲۶ جولائی۔ مسٹر سی راجگوپال اچاریہ نے اخبار "سنڈے آبزرور" کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا جو مقدمہ دائر کر رکھا تھا اس کا فیصلہ پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے سنا دیا ہے۔ ایڈیٹر کو ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائیگی جرمانہ چھ ماہ قید محض کی سزا دی گئی۔ ضمنی مجرم پرنٹر و پبلشر کو اس سے آدھی سزا کا مستوجب گردانا گیا۔

لنڈن ۲۷ جولائی۔ آج ہاؤس آف کامنز میں مسٹر چرچل نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اٹلی کی نئی حکومت نے صلح کیلئے ابھی کوئی بات چیت شروع نہیں کی۔ یہ امر موجب اطمینان ہے کہ اس جنگ کے سب سے بڑے مجرموں میں سے ایک کو نیچا دیکھنا پڑا فیسی ازم کی عمارت کے محراب کا درمیانی پتھر گر چکا ہے۔ اور عنقریب یہ عمارت زمین پر آ رہے گی۔ ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اطالوی پالیسی میں کیا کیا تبدیلیاں ہونگی۔ اتحادی افواج جو بہترین طور پر مسلح ہیں۔ اٹلی کے دروازہ پر کھڑی ہیں۔ اور اگر اٹلی کی خواہش ہوئی۔ تو وہ اسے غلامی سے نجات دلانے میں مدد دینگی۔ اور کچھ عرصہ بعد وہ نئے یورپ میں باعزت جگہ حاصل کر سکے گا۔ لیکن اگر اس نے جرمنی کے جوئے تلے ہی رہنے کو ترجیح دی۔ اور جرمنی کی اس خواہش کو پورا کرنے کا موجب بنا رہا کہ اٹلی زیادہ سے زیادہ جنگ کی سختیاں سہتا رہے۔ تا لڑائی کی آگ جرمنی کی سرحد تک نہ پہنچنے پائے تو اتحادی فوجیں جنوب سے نیز سمندر اور ہوا سے اس پر شدید حملے کریگی۔ اور ان کی کوشش ہوگی کہ اٹلی کو لڑائی کی سخت سے سخت مصائب جھیلنی پڑیں اور اس بارہ میں اتحادی کمانڈروں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ اگر یہ ملک جرمنی کے پنجہ سے آزاد ہونیکے لئے تیار نہ ہوا۔ تو چند ماہ میں وہاں چاروں طرف تباہی و بربادی ہوگی۔ اہل اطالیہ کو اس وقت ایک نہایت اہم فیصلہ کرنا ہے۔

لنڈن ۲۸ جولائی۔ سسلی میں ۷۰ میل لمبے مورچہ پر دشمن کے ساتھ زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ یہ مورچہ پلرمو سے پچاس میل مشرق سے لیکر کٹانیہ تک پھیلا ہوا ہے۔ ایک نامہ نگار کا بیان ہے کہ جرمن کٹانیہ کے پاس ایک بہت بڑے ہوائی میدان میں گولہ بارود کے ذخائر برباد کر رہے ہیں۔ کٹانیہ کے جنوب میں جو توپیں اتحادیوں کے ہاتھ آئی تھیں۔ ان سے اب دشمن کی ڈیفنس لائن پر گولہ باری کی جا رہی ہے، وسطی علاقہ میں جرمنوں نے بعض جوابی حملے کئے۔ مگر سب کا منہ توڑ جواب دیا گیا۔ میسینا کے پاس دشمن کے فوج بردار طیاروں کا زبردست دستہ دیکھا گیا۔ اتحادی طیاروں نے اس پر حملہ کر کے تیس فوج بردار اور نو فائیٹر برباد کر دئے۔ ½۲ ہزار ٹن کے ایک تجارتی جہاز کو بھی سمندر میں غرق کر دیا گیا۔ شمالی بحیرہ روم میں چھ اتحادی آب دوزوں نے دشمن کے ۲۶ جہاز ڈبو دیئے ہیں۔

لنڈن ۲۸ جولائی اٹلی کے بارہ میں کئی قسم کی خبریں آ رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ میلان میں اطالویوں نے مظاہرے کئے جن میں تشدد سے کام لیا گیا ہے۔ ایک خبر یہ ہے کہ مسولینی رام اور آسٹریا کے درمیانی علاقہ میں کسی گاؤں میں نظر بند ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ مسولینی کا تختہ اس لئے الٹ دیا گیا ہے کہ وہ سنٹرل اور جنوبی اٹلی کے بعض علاقے جرمنوں کے حوالے کر دینے پر تُلا ہوا تھا۔ ایک خبر یہ ہے۔ کہ درہ برینر کے رستہ سے جرمن فوجیں بڑی کثرت کے ساتھ اٹلی میں داخل ہو رہی ہیں۔ اطالوی سینٹ کے صدر نے بھی استعفیٰ دیدیا ہے۔ امریکن وزیر بحر نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اٹلی کی نئی حکومت نے بھی ہٹلر اور محوریوں کے ساتھ وفاداری کا اظہار کر دیا ہے۔

ماسکو ۲۸ جولائی۔ روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ لینن گراڈ سے لیکر ڈونٹز کے محاذ تک روسی ہر جگہ پیشقدمی کر رہے ہیں۔ اور یل کے محاذ پر انہوں نے ½۲ سے چار میل تک پیشقدمی کی۔ اور پچاس سے زیادہ بستیوں پر قبضہ کر لیا۔ صرف ۲۵ جولائی کو ۹۰ جرمن ٹینک اور ۴۴ طیارے برباد کر دئے گئے۔